جو سال گذر چکا ہے وہ بڑی برکتوں کا موجب تھا
نیا سال آپ کو مبارک ہو

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری ۱۹۷۱ء بمقام مسجد مبارک ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

آج سال کا پہلا دن ہے۔ نیا سال آپ سب کو مبارک ہو۔

نیا سال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سارے غلاموں کو مبارک ہو، نیا سال انسانیت کو مبارک ہو جو سال گذر چکا ہے وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے لئے اندرونِ پاکستان بھی اور بیرونِ پاکستان بھی بڑی ہی برکتوں کا موجب تھا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور پیار کے بڑے حسین نظارے ہم نے گذشتہ سال دیکھے ہمارے دل اس کی حمد سے معمور ہیں۔

سالِ نو ایک عید سے شروع ہو رہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ بھی تمہارے لئے ایک عید ہے۔ جمعہ کا ایک پہلو اجتماعی زندگی کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہے اور اجتماعی برکات اور رحمتوں کے حصول کا موجب بن جاتا ہے۔

حسن و احسان کے جو جلوے ہم اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے دیکھتے ہیں اس کے نتیجہ میں حسد و عناد کا پیدا ہونا ضروری ہے اور حسد و عناد کا بڑا ہتھیار دروغ گوئی اور کذب بیانی ہے۔ اس کا دفاع جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھایا ہے وہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنا اور ماسوا اللہ کسی چیز پر بھروسہ نہ رکھنا اور سب کچھ اور سب خیر و برکت اپنے ربِّ کریم سے حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

اسلام کے عظیم دور کے ساتھ ہی حسد کا دور، عناد کا دور، مخالفت کا دور اور ظلم کا دور شروع ہوا تھا۔ قرآنِ کریم نے ابتداء ہی سے ہمیں تعلیم دی تھی کہ حاسد کے حسد کے شر سے بچنے کے لئے تم اپنے رب کی طرف رجوع کرنا اور اپنی حفاظت اسی سے چاہنا۔

انعام جب بے شمار ہوں، انعام جب معمول سے زیادہ ہوں، پیار جب ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر بن جائے تو حسد اور مخالفت اور عناد میں بھی شدت پیدا ہو جاتی ہے لیکن مظلوم ہونے کے باوجود اور حسد کا نشانہ بننے اور ظلم کا ہدف ہونے کے باوجود ہم پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے اور ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ کسی کو دُکھ نہیں پہنچانا، کسی کی جان پر حملہ نہیں کرنا، کسی کا مال غصب نہیں کرنا، کسی کو بے عزت نہیں کرنا اور کسی پر حقارت کی نگاہ نہیں ڈالنا بلکہ جب انسان اللہ کی گود میں اس کے فضل سے بیٹھ جائے تو اس کے دستِ قدرت نے جو پیدا کیا اس سے وہ محبت کرنے لگتا ہے، اس سے پیار کرنے لگتا ہے، اس کا بہی خواہ بن جاتا ہے اور اس سے ہمدردی و غمخواری کرتا ہے۔

دُنیا اپنی ناسمجھی کی وجہ سے ہمارے ساتھ جو بھی سلوک کرے، ہمیں غصہ نہیں آنا چاہئے۔ ہمیں بدلہ لینے کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہئے بلکہ ایسوں کے لئے بھی دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تاکیدی حکم فرمایا ہے کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ ہر اس شخص کے لئے دعائیں کرتا رہے جو اس احمدی کے لئے دشمنی کے جذبات رکھتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو حقیقی مسلمان کی ایک صفت سے محروم ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ایک دروازہ اپنے پر کھول لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے اور محبت و اخوت اور ہمدردی و غمخواری کے جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بٹھایا ہے، اس مقام پر ہی وہ ہمیں قائم رکھے اور اسی پر استقامت بخشے تاکہ اس کے فضلوں کے ہم زیادہ سے زیادہ وارث بنتے چلے جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ (آمین)

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۶؍جنوری ۱۹۷۱ء صفحہ ۲،۳)

❁❁❁